سوال

(03)مسئلہ جوقریہ حکم مصر کا رکھتا ہویا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسئلہ جوقریہ حکم مصر کا رکھتا ہویا   الخ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ جوقریہ حکم مصر کا رکھتا ہویا متعلقات مصر سے ہواس میں جمعہ واجب ہے علی القول الصحیح مصر کی تعریف بقول راجح یہ ہے کہ مسلمان مکلف اس موضع کے اس قدر ہوں جو مسجد جامع میں نہ آسکیں درمختار میں ہے المصر (۱) وھو مالایسع اکبر مساجدہ اھلہ المکلفین بھا وعلیہ فتوی اکثر الفقھاء مجتبی اور عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے (۲) وفی الولوا لجیة وھوا لصحیح اور شرح وقایہ میں ہے، (۳) ومالایسع اکبر مساجدہ اھلہ اور سلطان کا ہونا شرط نہیں، عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔ وھذا (۴) یرشدک الی ان اشتراط السلطان انما ھو علی سبیل الاولویة حیث لا یتعدد الجمعة وحیث تعددت فلا حاجة الی ذلک اور جامع الرموز میں ہے۔ (۵) المراد بالسلطان الوالی الذی لیس فوقہ وال عادلا کان او جائرا والاطلاق مشعربان الاسلام لیس بشرط وھذا اذا امکن استیذانہ والا فالسلطان لیس بشرط فلو اجتمعوا علی رجل وصلوا اجاز کما فی صلوٰة الجنازة غیرہ شیخ عبدالحق دہلوی نے فتح المنان میں لکھا ہے۔ (۶) وظاھرہ یفید الاولیة والاحتیاط عقلا لا الاشتراط وعدم جواز الصلوٰة بدون السلطان شرعا اور مولانا بحر العلوم لکھنوی حنفیؒ نے رسائل الارکان میں لکھا ہے۔ (۷) لم اطلع علی دلیل یفید اشتراط امر السلطان ومافی الھدایة رای لا یثبت بہ الاشتراط لاطلاق نصوص الجمعة اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔ (۸) ناقلا عن التھذیب ان تعذر الاستیذان من الامام فاجتمع الناس علی رجل یصلی بھم الجمعة جاز اور مجمع الفتاوی میں ہے۔ (۹) غلب علی المسلمین ولاة کفار یجوز للمسلمین اقامة الجمع والاعیاد ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین اور عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں۔ لاشک فی وجوب الجمعة وصحة اداءھا فی بلاد الھند التی غلبت علیہ النصاری وجعلوا علیھا وجعلوا علیھا ولاة کفارا وذلک باتفاق المسلمین وتراضیھم ومن افتی بسقوط الجمعة لفقد شرط السلطان فقد ضل واضل۔

۱: مصر وہ ہے کہ جس کی سب مسجدوں سے بڑی مسجد میں اس جگہ کے رہنے والے جن پر جمعہ واجب ہے، نہ سما سکیں اور اکثر فقہاء کا فتوی اسی پر ہے۔ ۱۲ ع

۲: اور ولوا لجیہ میں ہے کہ (مصر کی) یہی تعریف صحیح ہے۔ ۱۲

۳: اور جس جگہ کے لوگ سب سے بڑی مسجدوں میں سما نہ سکیں وہ مصر ہے۔

۴: اور یہ تجھے اسبات کی طرف راہ دکھاتا ہے کہ سلطان کی شرط لگانا بطریق اولویت ہے۔ جہاں جمعہ متعدد جگھوں میں نہ ہوتا ہو۔ اور جہاں متعدد ہوں وہاں شرط لگانے کی حاجت ہی نہیں۔ ۱۲ ع

۵ : سلطان سے مراد وہ حاکم ہے کہ جس کے اوپر کوئی اور حاکم نہ ہو خواہ وہ عادل ہو یا ظالم اور حاکم کا مطلق بیان کرنا (کہ خواہ عادل ہو یا ظالم) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جمعہ کے واجب ہونے میں) اسلام کی کوئی شرط نہیں اور یہ اس وقت ہے جب ممکن ہو ورنہ سلطان کا ہونا کوئی شرط نہیں پس اگر کسی ایک آدمی پر اتفاق کریں اور نماز پڑھ لیں تو یہ ان کے لیے جائز ہوگا جیسا کہ صلوۃ الجلالی وغیرہ میں بھی ہے۔ ۱۲ع

۶ : ظاہر عبادت سے یہ معلوم ہوتا ہے (کہ سلطان کی شرط لگانے میں) عقل کی رو سے بہتر آئی اور احتیاط ہے نہ یہ کہ (سلطان کی شرط لگانا اور نماز جمعہ) کا بغیر سلطان کے جائز نہ ہونا امر شرعی ہے۔ ۱۲ع

۷ : میں نے ایسی کوئی دلیل نہیں دیکھی کہ جس سے (نماز جمعہ کے وجوب کے لیے) سلطان کی شرط لگانا معلوم ہوا اور کچھ ہدایہ میں ہے وہ ایک ایسی رائے ہے کہ جس سے بوجہ مطلق ہونے نصوص کے جمعہ شرط لگانا ثابت نہیں ہوتا۔ ۱۲ع

۷ : اور فتاویٰ عالمگیریہ میں تہذیب سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر امام سے اجازت لینی ناممکن ہو اور لوگ کسی ایسے آدمی پر اتفاق کریں جو ان کو نماز جمعہ پڑھا دے تو جائز ہے۔ ۱۲

۸ : مسلمانوں پر حکام کفار غالب ہوگئے مسلمانوں کے لیے جمعوں اور عیدوں کا قائم کرنا جائز ہے اور ان کی رضامندی سے جو قاضی مقرر ہو جاوے وہ قاضی ہے۔ ۱۲

۹ : ملک ہند کے ان شہروں میں جن پر نصاریٰ نے غلبہ پایا اور ان پر کافروں کو حاکم مقرر کیا جب مسلمانوں کے اتفاق اور تراضی سے ہو ان میں جمعہ کے وجوب اور ادا ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اور جس کسی نے بوجہ مفقود ہونے شرط سلطان کے جمعہ کے موقوف ہونے کا فتویٰ دیا تو وہ خود بھی گمراہ ہوا اور اوروں کو بھی اس نے گمراہ کیا ہے۔ ۱۲ علوے

(۱) اور وہ موضع کہ مسافت میں شہر سے ۴۸ میل سے کم ہو، اگرچہ وہ قریہ چھوٹا ہی ہو وہ بھی مصر کا حکم رکھتا ہے۔ مواہب الرحمن اور اس کی شرح برہان میں لکھا ہے۔ وبلوجبها ابو یوسف علی من کان داخل حد الاقامة الذی من فارقه یصیر مسافرا ومن وصل الیه یصیر مقیما وھوالاصح اور عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔قال فی المعراج الدرایة انه اصح ما قیل فیه اور احتیاطی پڑھنا ظہر کا جمعہ کے بعد کچھ ضروری نہیں۔ اور نہ اس پر کوئی دلیل شرعی ہے۔ درمختار میں ہے۔ وفی البحر وقد افتیت مرارا بعدم صلوٰۃ الاربع بعدھا بنیة اٰخر الظھر خوف اعتقاد عدم فرضیة الجمعة وھو الاحتیاط فی زماننا۔

۱ : اور ابو یوسفؒ اس شخص کے لیے جمعہ کو واجب کہتے ہیں۔ (جو شہر کے گردو نواح کی) اس حد میں داخل ہو کہ جس کے گزرنے سے آدمی مسافر ہو جائے۔ اور اس میں آنے سے مقیم بن جائے۔ اور یہ بہت صحیح ہے۔ ۱۲ علوے

۲ : اور معراج الدرایہ میں ہے کہ (ابو یوسفؒ) کا قول اس بارے میں سب قولوں سے بڑھ کر صحیح ہے۔ ۱۲ علوے

۳ : اور میں نے جمعہ کے بعد چار رکعت بنیت ظہر احتیاطی کے ناجائز ہونے میں بارہا فتویٰ دیا ہے اس ڈر سے کہ (لوگ پھر) جمعہ کو فرض نہیں جانیں گے اور ہمارے زمانے میں اسی میں احتیاط ہے۔ ۱۲

اور صاحب درمختار نے ان لوگوں کا قول جو قائل ہیں احتیاطی کے نقل کرکے لکھا ہے۔ (۱) وکل ذلک خلاف المذھب فلا یعقول علیه محقق شامی نے ردالمحتار پڑھنے کے بارے میں کچھ اقوال اہل علموں کے ذکر کرکے اخیر پر لکھا ہے۔ (۲) قال المقدسی نحن لا نامر بذلک امثال ھذہ العوام بل ندل علیه الخواص۔ پس معلوم ہوا کہ جو علما کہ قائل ہیں احتیاط پڑھنے کے ان کے نزدیک یہ حکم عواموں کے واسطے نہیں بلکہ خواص کے واسطے ہے۔ ھذا وللتفصیل موضع اٰخر واللہ اعلم حررہ عبدالجبار بن الشیخ العارف باللہ عبداللہ الغزنویؒ۔

فتاوی غزنویہ ص ۶۱

۱: اور یہ سب مذہب حنفی کے خلاف ہے پس اس پر عمل نہ کیا جائے گا۔ ۱۲

۲: مقدسی نے کہا کہ ہم عواموں کو احتیاطی کا حکم نہیں دیتے بلکہ خواص کو اس پر مطلع کرتے ہیں۔ ۱۲ع

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 48-52

محدث فتویٰ